ویداور قربانی

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون

چاہیے کہ ہو
تم میں سے ایک ایسی جماعت جو نیکی کی طرف
بلائے اور بھلائی کا حکم دے ۔ اور بدی سے منع کرے ۔ اور
ایسے لوگ ہیں جو مفلح ہوتے ہیں۔

نمبر ۱۲ **نور** نمبر ۱۲

ٹریکٹوں کا سلسلہ

وید اور قربانی

قیمت فی عدد ۱ر

اور

دس سے زیادہ خریدنے والوں سے خاص رعایت

مظہر پریس قادیان میں چھپکر شیخ محمد یوسف صاحب کیطرف سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وید اور قربانی

مذہب کے نام پر اتیاچار (ظلم) کے عنوان سے اڈیٹر صاحب پرکاش اپنے سمت ۱۹۷۸ کے بھادوں کے پرچہ میں لکھتے ہیں۔

دنیا میں مذہب کے نام پر اسقدر اتیاچار (ظلم) ہوتا ہے۔ کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ مذہب کا جس قدر قبضہ لوگوں کی آتما (روح) پر ہے۔ اس قدر کسی اور چیز پر نہیں ہے۔ اگر مذہب دنیا میں غلط خیال پھیلا دے۔ تو لوگوں کا اتنا ہی یقین ہے۔ ابھی کل کا ذکر ہے۔ کہ ہمارے مسلمان بھائیوں نے عید منائی۔ جس میں ہزاروں بلکہ لاکھوں معصوم بے زبان اور بے گناہ جانوروں کا خون کر دیا۔ عید سے ایک دن پہلے وہ ان جانوروں کو طرح طرح کے قیمتی کپڑوں سے سجا کر بازاروں میں لئے پھرتے تھے جہاں ان جانوروں کو دیکھ کر دل میں دیا (رحم) آتی تھی۔ وہاں مسلمان

بھائیوں کی حالت بھی قابل رحم معلوم ہوتی تھی۔ بے گناہ جانوروں کی جان لے کر اگر وہ پاپ کے بھاگی (گناہ کے مرتکب) بنتے ہیں۔ تو ان کا کیا قصور جبکہ دھرم کو وہ پرماتما کی طرف سے سمجھتے ہیں۔ اس نے انہیں یہی تعلیم دی ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں۔ کہ دھرم کے نام پر جس قدر ادھرم پھیل رہا ہے۔ شاید ہی کسی اور ذریعہ سے پھیلتا ہو۔ اس ادھرم (بے ایکانی) کے روکنے کا ایک ذریعہ یہ ہے۔ کہ لوگوں کو صحیح خیالات دئے جائیں۔ اور وہ ہو نہیں سکتا جب تک ویدک دھرم کا زبردست پرچار (اشاعت) نہ ہو۔"

میری یہ عادت ہے۔ کہ میں مخالف کے سالم عبارت اور اعتراض کو درج کرنے کے بعد جواب دیتا ہوں۔

اس کے دو فوائد ہیں۔ ایک تو اعتراض کنندہ کو یہ کہنے کا حق نہیں رہتا۔ کہ میرے ساتھ بے انصافی کی گئی۔ اور دوم پبلک پر معترض کی پوزیشن بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں نے ایڈیٹر صاحب پرکاش کا یہ سالم نوٹ درج کر دیا ہے۔ اب میں اپنا جواب دیتا ہوں۔ معترض کے سوال کے دو پہلو ہیں۔ کہ اسلام قربانی کر کے دھرم کے نام پر ادھرم (ظلم) پھیلا رہا ہے۔ دوم اس ادھرم کو دور کرنے کا دنیا میں ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ آریہ مذہب کی اشاعت ہے۔ سوان دو اعتراضوں کا ایک ہی جواب ہے۔ وہ یہ کہ ہم آریہ کتب کی اوراق گردانی کرتے ہیں۔ کہ اس میں قربانی یا بقول پرکاش مذہب کے نام پر اتیا چار کا کیا حال ہے۔ اگر ویدک دھرم اس ضمن میں اسلام سے بھی دو قدم آگے ہو۔ تو پھر ایک آریہ کے لئے اعتراض ہی کیا۔ پھر تو معاملہ بالکل صاف ہو گیا۔ کیونکہ دریں صورت اعتراض کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا ایک درخت کے تنہ پر کھڑے ہو کر اسی پر تبر چلانا۔

ذرا اب مذہب کے نام پر اتیا چار (ظلم) کے سوال کو مکرم اڈیٹر صاحب پرکاش ملاحظہ فرمادیں۔

سینارتھ صفحہ ۵۳ پر درج ہے۔

ویدوں کے مخالف کو اپنی ذات وقطار اور ملک سے باہر نکال دینا چاہیے۔

کیوں مکرم اڈیٹر صاحب پرکاش میں سے بھی بڑھ کر کوئی دنیا میں اتیاچار (ظلم) کی مثال ہوسکتی ہے۔ ان بیچاروں کو اپنی ذات اور ملک سے کیوں باہر نکالا جا رہا ہے۔ صرف یہی کہ وہ ویدوں کو نہیں مانتے۔ اور اس سے بڑھ کر دنیا میں اور کونسی اتیاچار (ظلم) کی مثال ہوسکتی ہے۔ ابھی اس پر بس نہیں۔ اور ملاحظہ ہو۔

پھر رگوید بہاشیہ مطبوعہ سنہ ۱۹۳۵ بکرمی صفحہ ۲۷ پر یہ لکھا ہے۔ کہ جو ویدوں کو نہیں مانتے۔ وہ سب ہم لوگوں کی جائے رہائش سے دور ہوجائیں۔ نہ صرف ہماری جائے رہائش سے دور چلے جائیں بلکہ دیگر ممالک سے بھی دور ہوجائیں۔ نہ صرف دیگر ممالک سے ہی۔ بلکہ دنیا کے کسی حصہ میں بھی نہ رہنے پاویں +

کیوں مکرم اڈیٹر صاحب پرکاش دنیا میں اس سے بڑھ کر بھی کوئی اتیاچار (ظلم) ہوسکتا ہے۔ اوہ واقعی مذہب کے نام پر بڑا بھاری ظلم ہے۔ پھر اس پر بس نہیں۔ آریہ بھجے دتی کے صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے۔

جو ویدوں کے مخالف ہیں۔ یا تو وہ ہمارا مذہب قبول کریں۔ اور یا وہ مرجائیں۔ اور یا وہ ہمارے غلام ہوکر رہیں +

پھر اسی پر بس نہیں۔ آریہ بھجے دتی صفحہ ۲۲۸ پر لکھا ہے۔

جس ڈشٹ (ویدوں کے مخالف) سے ہم دشمنی رکھتے ہیں اے انصاف کرنے والے پرمیشور اس کے لئے علوم اور دوائی وغیرہ

سب دکھ پہنچانے والی ثابت ہوں۔
مطلب ۔ یہ کہ اگر وہ بخار میں کونین کی گولی کھائے ۔ تو وہ زہر کی گولی بن جائے ۔ آہ بقول ایڈیٹر صاحب ہر کاش مذہب کے نام پر کس قدر ظلم اور دھرم کے نام پر کس قدر ادھرم کی اشاعت کی گئی ہے ۔ ابھی اس پر اکتفا نہیں ۔ آیئے آگے ذرا قربانی کا باب ملاحظہ فرمایئے ۔
یجروید ۲۴ جو انسان وراٹ چھند کے لئے لدو جانوروں کو برہتی چھند کے لئے سانڈ کو کلوپ چھند کے لئے طاقتور بیل کو تنکبی چھند کے لئے ہل جتے بیل کو ۔ اتی جگت چھند کے لئے دودھ دینے والی گائے کو سویکار کرتے ہیں ۔ وہ سکھ کو حاصل کرتے ہیں ۔
یجروید ۲۴ موسم بسنت کے لئے تیتری موسم گرما کے لئے چڑیوں موسم برسات کے لئے تیتروں موسم سرما کے لئے بطخوں برف کے موسم کے لئے ککر نام کے جانوروں اور نکلتی سردی کے لئے بکر نام کے جانوروں کو نہایت عمدہ طریقہ سے کام میں لاویں ۔
یجر ۲۴ اپنے بچوں کو مارنے والے شیشومار جانوروں کو اور رگیہ کے لئے بینڈکوں کو پانی کے لئے مچھلیوں کو اور کلیپ نام کے جانوروں کو سورج کے لئے ۔ مگرمچھ گھڑیال کو ورن دیوتا کے لئے کام میں لائیں ۔
یجر ۲۴ اے انسانوں جس طرح جانوروں کے گنوں کو جاننے والا منش آگ کے لئے مرغوں کو بغیر پھول کے درختوں کے لئے الوؤں کو اگنی اور سوم کے لئے نیل کنٹھ کو سورج کے

لئے موروں کو کام میں لائیں۔

یجر ۲۴/۱[illegible] اے راجہ جو انسان صاحب قدرت کے لئے اور آپ کے لئے پرشت نامی ہرن کو بہسپتی کے لئے نیل گائے کو اور نوشتا کے لئے اونٹوں کو کام میں لاتا ہے۔ وہ مالا مال ہوتا ہے۔

یجر ۲۴/۲۹ جو انسان پرجے پالنے والے راجہ کے لئے پرشوں اور ہاتھیوں کو پالی کے لئے پلشی نام کے جیوؤں کو آنکھ کے لئے شنکان نامی جیوؤں کو کام میں لاتا ہے۔ وہ مضبوط جیون والا ہوتا ہے۔

یجر ۲۴/[illegible] اونچے اور تیز سینگوں والا گینڈا تمام ودوانوں کے لئے۔ کالے رنگ کا کتا بڑے کانوں والا گدھا۔ اور سیاہ گوش سب کے سب دشٹوں کے لئے۔ سور راجہ کے لئے۔ گرگٹ اور دیگر جانور چاندماری کرنے والوں کے لئے اور پرشٹ قسم کے ہرن ودوانوں کے لئے جاننے چاہئیں۔

یہ سوامی دیانند کا ترجمہ ہے۔ اور سوامی صاحب ہزار کوشش کرنے کے بعد بھی اس کی کوئی تاویل نہیں کر سکے۔ صرف اتنا ہی کہکر رہ جاتے ہیں۔ کہ اس پرکرن سے دیوتا پد سے اس پد کے گن یوگ سے پشو جاننے چاہئیں۔ سوامی دیانند صاحب کا یہ قول بھی بذات خود ایک چیستاں ہے۔ جسے آج تک کوئی حل نہیں کر سکا۔ ہم نے بڑے بڑے سنسکرت ودوانوں سے پوچھا۔ مگر وہ کچھ جواب نہ دے سکے۔ ہاں سوامی دیانند صاحب ستیارتھ ص ۶۱۱ پر یہ لکھکر اس چیستاں کو حل کر دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ بائبل میں **قربان گاہ کے بنانے۔ سوختیاں قربانیاں چڑھانے کے ذکر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ سب باتیں ویدوں سے**

بائیبل میں گئی ہیں" بس اب بات بالکل صاف ہو گئی۔ مگر نہیں نہیں اس پر بس نہیں۔ ذرا اور سنئے۔ سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس سمت ۱۸۷۵ سمولاس ۱۰ میں لکھتے ہیں۔ ایسی گائے کو جس کا ذکر پہلے منتر میں آتا ہے۔ یگیہ میں قربان کردینے کے لئے تعلیم دی ہے۔ اس کی تائید کے لئے برہمن گرنتھوں کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔ اس پر بس نہیں ہے۔ منوسمرتی کے پانچویں ادھیائے میں بعینہٖ قربانی اور صدقہ کے لئے انہیں جانوروں کا ذکر آیا ہے۔ جن کا ذکر یجروید ۲۴ ادھیائے میں کیا گیا ہے۔ پھر دیاس سنگتا و ششٹ سنگھتا وشنو سنگھتا یگیہ کے لئے پرندوں اور چرندوں کا مارنا لکھا ہے۔ خود برہدا نیک اپ نشد ادھیائے ۶ برہمن ۴ منتر ۱۸ میں لکھا ہے۔ کہ جو پرش چاہے

کہ میرا پتر پنڈت پرکھیات پرکلبھ سندھ ارتھ والی بانی کا بولنے والا اور چاروں ویدوں کا عالم ہو۔ اور دراز عمر حاصل کرنے والا ہو۔ وہ جوان

× ... انہوا اس سے زیادہ عمر والے ×... کا مانس چاولوں میں پکا کر اس میں گھی ڈال کر اپنی عورت کے ساتھ کھاوے۔ پھر یجروید ۲۱/۲۰ منتر ۱۲ میں تو صاف یگیہ میں قربانی ذبیحہ کو ضروری سمجھا ہے۔ پھر دیکھو ۲۹/۵۸ ا سے انسانوں تم قابل تعریف فوج والے وگیان یگت سپہ سالار کے لئے لال دھبوں والا بیل سورج کے گن والے نیچے حصوں میں سفید رنگ والے سنہری ناف والے۔ ودوانوں کی سمندھی۔ جنگلی بکرے اور پیلے رنگ کے لپشو اور وایو دیوتا والے۔ خاکی رنگ والے۔ اگنی دیوتا والے کیلئے کالا بکرا۔ پانی کے گنوں والی بھیڑ اور چیل کے گنوں والا

تیز رفتار والا ٹینو کام میں لائیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ سپہ سالار کے لئے بیل اور طاقت دینے والے جنگلی بکروں کا کیا تعلق ہے۔ سوامی دیانند صاحب تو اس کا جواب کچھ نہیں دیتے۔ ہاں وششٹ سمرتی مترجمہ پنڈت بھیم سین صنہ ۱۲۰ پر فرماتے ہیں :۔ اگر برہمن کھشتری یا راجہ مہمان آجائے تو ان کے لئے بڑے بیل یا بکرے کی قربانی کرے۔

اب اس پر ہمارے کسی حاشیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ویدوں میں صدقہ و قربانی کا خاص ذکر ہے۔ جس میں صریح الفاظ میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر یہ جانور قربان کرے جائیں۔ تو مقصود اولاد پیدا ہوتی ہے۔ عمر دراز ہوتی ہے۔ وودان ہوتا ہے۔ ایسا ہوتا ہے۔ ویسا ہوتا ہے۔ اب ان صریح حوالجات اور پھر سوامی دیانند کا یہ لکھنا کہ

بائیبل میں جو سوختنی قربانیوں کا ذکر ہے۔ یہ ویدوں سے ہی بائیبل میں گیا ہے۔ اب ان حوالجات اور صریح حوالجات کی موجودگی میں ویدوں سے قربانی کا کون انکار کر سکتا ہے۔ اگر ہم چاہتے۔ تو اس مضمون کو زیادہ وسعت دے سکتے تھے۔ مگر فی الحال یہی کافی ہے ہاں اگر ضرورت ہوئی تو پھر اس مسئلہ پر نسبتاً زیادہ وضاحت سے روشنی ڈالی جائیگی +